UNIVERSAL LIBRARY

OU_226469

UNIVERSAL LIBRARY

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

سلسلۂ علوم قرآن نمبر ۲

متعلقۂ

فصاحت و بلاغت

عِلمُ الامر مِنَ القرآن

اس رسالہ مین لفظ امر اور صیغۂ امر سے بحث ہی جسکا ذکر قرآن مین آیا ہے
اور ان ہر دو سے جو احکام مرتب ہوتے ہین اُن کا ذکر بھی اجمالاً کر دیا گیا ہے

مصنفۂ

عالیجناب ابوالبرکات محمد عبید اللہ صاحب (مولوی فاضل) خادم علوم کتاب و سنت

قد طبع فی مطبع خیر دکن واقع افضل گنج فی حیدرآباد دکن

قیمت فی جلد (۲/)

اس کتاب کے ملنے کا پتہ - حیدرآباد دکن چار مینار چوک انجمن ثنۃ الاحباب محمد ابوالقاسم صاحب

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبۂ کتاب	۳	امر اہانت یا توہینی	۱۵	امر مقید بالشرط یا صفت کا حکم	۲۳
تعریفات	۴	امر تسویہ	″	امر معلق بالشرط کا حکم	″
لفظ امر کی تحقیق	۵	امر دعائی	″	امر مطلق کا حکم	۲۴
امر کے اقسام	۸	امر تمنی	۱۶	امر مقید بالاسباب کا حکم	″
امر ایجابی	″	امر احتقاری	″	امر بعبادت و اسلام و ممانعت شرک	۲۵
امر مندوبی	″	امر انعامی	″	امر باستقامت	۲۶
امر اباحت	″	امر تفویضی	″	امر باقامت صلوۃ و زکوۃ	۲۷
امر تہدیدی	۹	امر تعجبی	۱۷	امر رسول کی خلاف کرنے والون کیلیے مصیبت و عذاب	″
امر ارشادی	″	امر تکذیبی	″	خدا اور رسول کی حکم کی بعد کسیکو اختیار نہین کہ چون و چرا کرے	۲۸
امر التماسی	۱۰	امر تشاوری	۱۸	امر بالشوری	″
امر تادیبی	″	امر اعتباری	″	امر بالصلوۃ	۲۹
امر تادیبی	۱۱	امر مطلق	۱۹	امر بالعدل والاحسان	″
امر انذاری	۱۲	امر مقید	″	امر اسمعیل علیہ السلام بسلیمان	۳۰
امر امتنانی	″	امر مشروطی	″	امر باداء امانت	″
امر اکرامی	۱۳	امر غیر مشروطی	″	امر بالمعروف و نہی عن المنکر	۳۱
امر تسخیری یا تذلیلی	″	امر کے معنون مین علما کا اختلاف	۲۰	اس زمانہ مین بہت ضروری ہے	″
امر تکوینی	۱۴	احکام امر	۲۳		
امر تعجیزی	″				

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَدَّرَ مَا قَدَّرَ وَاَمَرَ مَا اَمَرَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ بَشَّرَ مَنِ اسْتَبْشَرَ وَاَنْذَرَ مَنِ انْتَذَرَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا بِهَدْیِهٖ وَاقْتَدَوْا بِاَمْرِہٖ وَصَارُوْا قُدْوَۃً لِمَنِ ائْتَمَرَ وَعِبْرَۃً لِمَنِ اعْتَبَرَ

رسالہ علم الامر من القران سلسلہ علوم قران کا دوسرا[۲] نمبر ہے جس مین لفظ امر کی تحقیق ہے قران وحدیث مین اکثر امر و نہی کے صیغے آتے ہین کبھی اونسے حقیقی معنے مراد ہوتے ہین کبھی مجازی۔ اس امر کی بہت ضرورت تھی کہ امر کے حقیقی معنے اور مجازی معنون کی تشریح کیجاسے اور ان دونون معنون سے کیا کیا احکام مرتب ہوتے ہین اونکو بھی بتادیا جاسے تاکہ طلبہ کو ایک گونہ وقفیت ہو اور جن کی اصولی نظر ہے اونکو بھی مزید بصیرت اگرچہ علم الاستفہام چھپنے کے بعد میرے پاس فصاحت وبلاغت کے دوسرے رسائل بھی مرتب ہے لیکن مین نے یہ چاہا کہ انشا کا سلسلہ ختم ہوجانیکے بعد خبر کی خبر لیجاسے لہذا علم الاستفہام کے بعد علم الامر کا رسالہ طبع کرانے کے لئے دیا گیا جو لوگ قران کے مضامین کے دلدادہ مین جیسا کہ اونہون نے علم الاستفہام سے دلچسپی لی ہے ویسا ہی امید ہے کہ علم الامر سے بھی دلچسپی لینگے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا تَابِعِیْنَ لِاَمْرِكَ وَمُجْتَنِبِیْنَ عَنْ نَهْیِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

ابو البرکات محمد عبید اللہ عفی عنہ

تعریفات

تعریف علم الامر	جس علم مین صیغہ امر سے بحث ہو وہ علم الامر ہے
موضوع علم الامر	علم الامر کا موضوع صیغہ امر ہے
تعریف امر	اعلے مرتبہ کا شخص جب ادنے کو کسی بات کا حکم کرے تو ایسا حکم امر کہاتا ہے
التماس	ہم رتبہ شخص جب کسی کو کسی بات کا حکم کرے تو ایسا حکم التماس ہے۔
دعا	ادنی اعلی سے جب کسی امر کو کہے تو ایسا امر دعا ہے۔
آمر	جو شخص کسی کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے وہ آمر ہے
مامور	جس شخص کو حکم دیا جاتا ہے وہ مامور ہے
مامور بہ	جس بات کا حکم دیا جاتا ہے وہ مامور بہ ہے
حقیقی معنے	جو لفظ جس معنی کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ لفظ اگر اسی معنے مین استعمال کیا جائے اور قائل کی مراد اوس لفظ سے وہی معنے ہون تو ایسا معنی حقیقی معنی ہے
مجازی معنے	جو لفظ جس معنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے اوس معنے سے نکلکر دوسرے معنے مین اوس کا استعمال ہو تو دوسرے معنے مجازی معنے ہے۔
واجب	جس امر کا کرنا لازمی ہو اور اوس کا ترک ممنوع ہو واجب ہے۔
مباح یا اباحت	جس امر کا کرنا نہ کرنا دونون برابر ہون وہ امر مباح ہے
مشترک	جس لفظ کے کئی معنے ہون اور وہ لفظ ہر ہر معنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو تو ایسا لفظ مشترک ہے۔
مطلق	جس بات مین کسی امر کی قید نہ ہو مطلق ہے۔

مقید	جس بات مین کسی امر کی قید ہو وہ مقید ہے۔
امر مشروط	جس امر کو کسی شرط کے ساتھہ مرتبط کر دیا جائے ایسا امر امر مشروط ہے۔
امر غیر مشروط	جس امر مین کوئی شرط نہ ہو وہ امر غیر مشروط ہے۔

لفظ امر کی تحقیق

جب لفظ امر کہا جائے تو اوس سے کبھی مراد صیغہ امر ہوتا ہے عام اس سے کہ وہ کسی فعل کا ہو جیسے اِفْعَلْ اِضْرِبْ اُقْتُلْ وغیرہ کبھی کلام مین صیغہ خبر کا ہوتا ہے۔ لیکن مجازاً مراد اوس سے امر ہوتا ہے جیسے وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ (البقرہ ع) مطلقہ عورتین بعد طلاق کے تین حیض کا انتظار کرین بعد تین حیض کے گزرنیکے اون کی عدت ختم ہوگی یہان یتربصن کا لفظ کہا گیا لکن مراد اوس سے تربّصْنَ رکھا گیا ہے صیغہ امر کے لئے یہ ضرور نہین ہے کہ آمر صیغہ امر کو صراحۃً استعمال کرے بلکہ اشارۃً بھی اگر کسی امر کو کہے تو بھی وہ واجب الادا سمجھا جاتا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین ذبح اسمعیلؑ کا حکم اشارۃً کیا گیا تھا جس بنا پر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اسمعیل علیہ السلام کو کہا يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (والصفت ع) ابراہیم علیہ السلام نے اسمعیلؑ سے کہا بیٹا مین خواب مین تم کو ذبح کرتے ہوئے دیکھتا ہون تم دیکھو تمہاری اس مین کیا رائے ہے۔ اسمعیل علیہ السلام نے کہا ابا جان آپ کو جس بات کا حکم کیا گیا ہے اوس کام کو آپ کر ڈالیئے اگر اللہ نے چاہا تو مجھکو آپ صابر پائینگے خلاصہ یہ کہ رویائے ابراہیمؑ جس مین اسمعیل علیہ السلام کے ذبح کیطرف

اشارۃً تھا وہ بھی حکم ربی تھا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیون اسمعیل علیہ السلام اوسکو (تؤمر) سے تعبیر کرتے اس سے یہ بھی حکم مستنبط ہوتا ہے کہ انبیا کا خواب بھی بعض وقت امر کا حکم رکھتا ہے۔

ہمارے اس رسالہ مین زیادہ تر بحث صیغہ امر سے ہے اب رہا لفظ امر یعنے جو لفظ (ا - م - ر) سے مرکب ہے سو اردو زبان مین اس کا اطلاق کئی معنون مین ہوتا ہے۔ امر۔ حکم۔ ارشاد۔ اجازت۔ فعل۔ کام۔ باب۔ ماجرا۔ مطلب۔ مقصد۔ معاملہ۔ کاروبار۔ حادثہ۔

عربی زبان مین لفظ امر آٹھہ معنون مین آتا ہے

(۱) قول جیسے وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (۸ع) اے محمد اپنے گھر والون کو نماز کے لئے کہو۔

(۲) فعل جیسے فَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران ۱۷ع) اے محمد کسی کام کے کرنے مین صحابہ سے مشورہ کرلو۔

(۳) حکم جیسے أُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (انعام ۹ع) ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم کی اطاعت کرین اور اوس کے حکم سے سرتابی نہ کرین

(۴) امر موعود عام اس سے کہ وہ ثواب ہو یا عذاب جیسے أَتٰى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ (نحل ۱ع) اللہ تعالے نے جس امر کا وعدہ کیا ہے (یعنی قیامت) اوس کو تم سمجھو کہ آگیا پس تم جلدی مت مچاؤ یا جیسے أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ (یونس ۳ع) وہ وعدۂ عذاب کہ جس سے ہم نے تم کو ڈرایا تھا وہ رات مین یا دن مین آن پہونچا پھر اوس کھیتی کو ہم نے کٹا ہوا ڈھیر کردیا اور اوس کی ایسی حالت ہوگئی

گویا کہ وہاں کل کھیتی تھی ہی نہیں۔

(۵) وقوع جیسے وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ (نحل ع ۱) قیامت کا وقوع ایسا آناً فاناً ہوگا کہ جیسا پلک کا جھپکنا۔

(۶) ابداع یعنے کسی چیز کو بلا مثال دیکھے نو پیدا کرنا جیسے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ (بنی اسرائیل ع ۱) ای مِنْ اِبْدَاعِ رَبِّيْ۔ تم اسے محمد کہہ دو کہ روح بھی میرے پروردگار کے پیدا کی ہوئی چیزوں سے ہے۔

(۷) حادثہ جیسے اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ (شوری ع ۶) سب حوادث کا مرجع آخر چلکر باری تعالےٰ ہی کے طرف ہے۔

(۸) حال یا شان جیسے اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یس ع ۳) اللہ تعالےٰ کے پیدا کرنے کی مثال اور حالت ایسی ہے کہ جب وہ کسی چیز کو موجود کرنا چاہے تو وہ کہتا ہے کہ ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے اوس کے پیدا ہونے مین کسی طرح کی دیری نہین ہوتی۔

(۹) اصلاح شی یعنی درستگی وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا (وصفت ع ۲) اللہ تعالےٰ نے ہر ہر آسمان مین اوس کی درستگی اور اصلاح اور زینت کے طرف اشارہ کردیا ہے۔ بعضون نے کہا یہان امر سے مراد ملائکہ ہین یعنے ہر ہر آسمان کے فرشتون کو ہم نے اوس آسمان کے اصلاح کا حکم دیا ہے۔

صوفیہ کرام رحمہم اللہ اجمعین کے پاس امر ایک عالم ہے جس کا وجود بے مادہ اور بے مدت کے ہے جیسے عقول اور نفوس اور اس کو عالم ملکوت اور عالم غیب بھی کہتے ہین بعضون نے کہا کہ عالم امر ایک ایسا عالم ہے جس کی مقدار اور پیمایش نہین ہوسکتی

صیغہ امر کے معنے اور اوس کے اقسام

(۱) امر ایجابی | جس صیغۂ امر سے کسی فعل کا کرنا لازمی سمجہا جاے اور اوس کے نہ کرنے پر وعید آئی ہو یا اوس کا ترک ممنوع ہو تو ایسا امر امر ایجابی ہے جیسے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ (البقرہ ۵ع) نماز پر مضبوطی سے قایم رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جہکنے والون کے ساتہہ جہکو یعنے نماز اور زکوٰۃ اور جماعت کا حکم تم پر لازم ہے اور اوس کا ترک ممنوع ہے۔

(۲) امر مندوبی | جس امر سے کسی فعل کے کرنے پر ثواب اخروی مرتب ہو اور اوس فعل کا کرنا لازمی نہ ہو ایسا امر امر مندوب ہے جیسے وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا۔ (نور ۴ع) اور جو غلام تم سے مکاتبت کا معاہدہ کرین (یعنے تم سے اس امر کا معاملہ کرین کہ ہم محنت مزدوری کرکے اس قدر بدل کتابت لاوین گے اور بعد از روپیہ ادا کرنے کے ہم آزاد ہو جائینگے) تو اگر مناسب سمجہو اور یہ سمجہہ لو کہ اون مین شائستگی ہے۔ اور وہ اس لایق ہین تو اون سے مکاتبت کا معاہدہ کرو یعنے بدل کتابت ٹہیرا کر اون کو آزاد کردو۔

(۳) امر اباحت | جس امر سے کسی فعل کا کرنا یا نہ کرنا برابر سمجہا جائے اور اوس کا ترک ممنوع نہ ہو تو ایسا امر اباحت ہے جیسے کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ (البقرہ ۱۹ع) جو ہم نے ستہری چیزین تم کو دی ہین اون کو تم کہاؤ اس آیت سے طیبات کا کہانا نہ کہانا دونون برابر ہین یعنے اللہ تعالے نے تمہارے لئے ستہری پاکیزہ چیزین پیدا کردی ہین تم کو اختیار ہے چاہو کہاؤ چاہو نہ کہاؤ یعنے اگر چاہو تو ان دنیوی لذات کو

چھوڑ کر ریاضت نفس کرو اور اخروی لذات کو حاصل کرو اور اگر چاہو تو اون کو کہا بھی سکتے ہو بہر حال اون کا کہانا تم پر لازم نہین ہے تم کو اختیار دیا گیا ہے۔

(۴) امر تہدیدی | جس امر سے مقصود متکلم کو اوس امر کی ممانعت ہو وہ امر تہدیدی ہے جیسے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (وصفت سع ع) تم جو چاہو کرو اللہ تعالے تمہارے کامون کو دیکھہ رہا ہے اس آیت سے مقصود یہ نہین ہے کہ آدمی جو چاہے کرے بلکہ تہدید اور ممانعت ہے کہ اپنی خواہشات اور اپنے ارادے پر مت چلو بلکہ اللہ تعالی کی مرضی اور اوس کے ارادے کے موافق چلو خلاصہ یہ کہ یہان امر کہا گیا اور مراد اوس سے نہی رکہی گئی ہے۔

(۵) امر ارشادی | جس امر سے مخاطب کو کسی امر دنیوی کی مصلحت بتلا دینا ہو تو ایسا امر امر ارشادی ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے آیت مداینت مین (جب داین اور مدیون کو اپنے معاملات کا وثوق منظور ہو تو وہان پر تمسک کے لکہنے اور اوس پر دو گواہ قایم کرنے کے لئے) ارشاد فرمایا اور اوس مین مصلحت دنیوی یہ رکہی کہ آیندہ کو جہگڑا نہو جیسے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ (البقرہ ۳۹ ع) اے ایمان والو جب تم ایک میعاد مقررہ پر لین دین کرو تو اوس کو لکھہ لیا کرو اور یہ چاہئے کہ لکہنے والا تمہارے معاملہ کو انصاف سے لکہے اور لکہنے والا

لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالے نے اوس کو سکھلایا ہے ویسا ہی لکھے اور
وہ شخص لکھواتا جائے کہ جس پر حق ہے اور اللہ سے ڈرے جو اوس کا مالک ہے اور
جو لکھا گیا ہے اوس مین گھٹا بڑھا نہ کرے اگر وہ شخص کہ جس پر حق واجب الادا ہے
کمزور یا کم عقل ہے یا خود وہ نہ لکھوا سکتا ہو تو اوس کے طرف سے جو مختار ہو وہ لکھواتا جائے
اور اوس تمسک پر مردون مین سے دو گواہ کر لیا کرو ف اس چھوٹی سی آیت سے
مفسرین اور اگلے ائمہ نے ہزار مسئلے قرض کے نکالے ہین سبحان اللہ کیا تبحر علمی اون
لوگون کو تہا اور کیسی نظر اون کی قران کے مطالب پر تہی خلاصہ یہ کہ یہان پر کتابت تمسک
اور استشہاد (گواہ رکھنا) کا جو حکم ہے وہ حکم ارشادی ہے۔

(۶) امر التماسی یا امتثالی | برابر والا اپنے ہم مرتبہ شخص سے کسی امر کے کرنے کو کہے تو
ایسا امر امر التماسی ہے جیسا کہ یوسف کے بہایون کا آپس مین یوسف ؑ کے قتل کرنیکی
سلئے اور اونکو زمین مین ڈالنے کے لئے مشورہ کرنا وَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَنِ اقْتُلُوْا
يُوْسُفَ اَوِاطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ
قَوْمًا صَالِحِيْنَ ۔ (یوسف ع ۲) یوسف کے بہایون مین سے ایک بہائی نے
کہا یا تو یوسف کو مار ڈالو یا اوس کو کسی زمین پر پہینک دو پھر کیا ہے تمہارے باپ
کی توجہ تمہارے طرف ہو جائیگی بعد اس کے توبہ کر کے تم نیک ہو جانا یعنے اپنے گناہون
کی معافی چاہ لینا۔

(۷) امر تاذینی | جس امر سے کسی کام کی اجازت سمجھی جائے تو ایسا امر امر تاذینی ہے
امر تاذینی مین پہلے استیذان ہوتا ہی پہر اوسکے بعد اذن دیا جاتا ہے جیسے اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا

حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (نور ع ۹) مسلمان تو فی الحقیقت (وہی)
ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب کسی ایسے کام پر جس ہیں سب کے
اجماع کی ضرورت ہے) رسول کے ساتھ جمع ہوتے ہیں تو جب تک رسول سے اجازت
نہیں لیتے نہیں جاتے ۔ بے شک جو لوگ تم سے اجازت لیتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ
اور اوس کے رسول پر ایمان لائے ہیں پھر جب وہ تم سے اے محمد کسی کام کی اجازت
مانگیں تو تم اون میں سے جس کو چاہو اجازت دیدو اور اون کے لئے مغفرت کی دعا مانگو کیونکہ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے اس آیت میں فَاْذَنْ امر کا صیغہ امر تادیبی ہے ۔

(۸) امر تادیبی | جس امر سے مقصود تہذیب اخلاق یا ادب سکھلانا ہو ایسا امر امر تادیبی ہے
جیسا کہ اوپر کی آیت امر تادیبی کی مثال بن سکتی ہے ویسا ہی امر تادیبی کی بھی بن سکتی ہے
یعنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کا ادب یہ ہے کہ کہیں جاتے تو پوچھ کر جائے یہ
نہیں کہ بلا اذن چلے جائیں قرآن میں صدہا مثالیں امر تادیبی کی مل سکتی ہیں جیسے ۔ فَاِذَا
دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً
کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (نور ع ۹) ۔ اے
مسلمانو جب تم گھروں میں جاؤ تو ایک دوسرے کو سلام کرو یعنے السلام علیکم کہو
سلام کیا ہے گویا خدا کی طرف سے ایک دعائے خیر ہے کہ جس سے ہر کوئی ایک دوسرے کو
دعا دیتا ہے اور پھر موجب برکت ہے جو نہایت متبرک اور عمدہ شیوہ ہے اسی طرح
اللہ تعالے تمہارے سمجھنے کے لئے کھول کھول کر اپنی آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو

ف سبحان اللہ قرآن کی ادبی تعلیم کیسی عمدہ تعلیم ہے کہ جب مکان مین آئین توسلام کرین بلا اذن نہ داخل ہون اب یہان سلام کی سنت اوٹھکر آداب اور بندگی اور کورنش اور تسلیم کی بدعت جاری ہے حالانکہ سلام مین جو خوبی ہے وہ آداب مین نہین اولاً لفظ سلام مین اللہ تعالےٰ کے نام کی یاد ہے دوسرے دعا ہے خیر ہے تیسرے تفاءل نیک ہے سلامتی برخلاف آداب کے کہ اس مین سوائے آداب کے اور کچھ بھی نہین رہا بندگی یہ سب سے بدتر ہے کہ جس مین بوسے شرک کی گندگی ہے اس واسطے کہ بندگی سوائے خدا کے کسی کی نہین رہا تسلیم سو تسلیم سے بہتر سلام علیک ہے کہ جس مین تینون باتون کی خوبیان ہین امر تادیبی کی مثال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی سے یہ فرمانا کُل مِمّا یَلِیکَ یہ بھی امر تادیبی ہے یعنی اپنے پاس سے کہا یعنے دسترخوان مین یا رکابی مین جو قریب ہے اوس کو کہا یہ نہین کہ ندیدون کے طرح ادہر ادہر دیکھتا رہ یا رکابی مین جو ہاتھ کے قریب ہے اوس کو کہا یہ نہین کہ سب کہانا خراب کر سبحان اللہ ایک ذرے سے جملے مین کیا ادب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کر دیا۔

(۹) امر انذاری	جس امر سے مخاطبین کو ڈرانا مقصود ہو تو ایسا امر امر انذاری ہے

جیسے قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ (ابراہیم ۳ ع) اے محمد ان کافرون سے کہدو کہ تم چند دن رس بس لو یعنے دنیا کے فایدے چند روزہ ہین ان فائدون کو حاصل کر لو لکن یہ سب بے سود ہین ان کا کچھ بھی نتیجہ نہین کیونکہ آخر ش تو تمہارا ٹھکانا جہنم ہے یعنے تم آگ مین جھونک دیے جاؤ گے۔

(۱۰) امر امتنانی	جس امر سے مقصود مخاطب پر اپنا احسان جتلانا ہو ایسا امر امتنانی ہے

جیسے اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِہٖ اِذَا اَثْمَرَ (انعام ۱۵ع) اللہ تعالےٰ کے آثار قدرت
کو دیکھو کہ پھل ایک ہی دانہ سے کسطرح اوگتا ہے پھر پھلون مین کیسا اختلاف ہے اور
ہر ہر پھل کا مزا جدا جدا ہے یعنے ہم اپنے قدرت کے کرشمے اس وجہ سے دکھاتے ہین
کہ تم ہمارا احسان مانو اور ہمارا شکریہ بجا لاؤ۔

(۱۱) امر اکرامی | جس امر سے مقصود متکلم کا یہ ہو کہ مخاطب کی عزت کیجائے تو ایسا امر
امر اکرامی ہے اس کا دوسرا نام تعظیمی بھی ہے جیسے اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ (حجر ۳ع)
جنتیون کو کہا جائے گا کہ تم جنت مین سلامتی کے ساتھہ داخل ہو اس مثال مین ادخلوا
کا حکم اون کے اکرام کے لئے ہے یعنے تمہاری عزت اور تکریم ہم نے یہ کی کہ جنت
مین اطمینان اور چین کے ساتھہ داخل ہونے کا حکم دیا۔

(۱۲) امر تسخیری یا تذلیلی | جس امر سے مقصود مخاطب کو ذلیل کرنا ہو ایسا امر تذلیلی ہے
جیسے کُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ (بقرہ ۸ع) ہو جاؤ بندر پھٹکارے ہوئے

ف جس طرح مسلمانون مین جمعہ اور عیسائیون مین اتوار عبادت کا دن ہے یہودیون
مین ہفتہ کا دن مقرر تھا اون کو اس دن شکار وغیرہ دنیا کے کل کام کرنا منع تھے شرارت تو
اون کے خمیر مین تھی اللہ تعالےٰ سے بھی حیلہ کرنے لگے دریا کے کنارے گڑھے
کھودے اور نہرین نکالین ہفتہ کے دن مچھلیان بے ڈر ہو کر آتین اور پانی کے
ساتھہ اون گڈھون اور نہرون مین گھس جاتین یہ اتوار کے دن اون کو نکال لیتے اور
بہانہ یہ کرتے کہ ہم نے ہفتہ کے دن شکار نہین کیا آخر اللہ تعالےٰ نے اون کو سزا دی
وہ سب کے سب بندر ہو گئے اور تیسرے دن مر گئے بعضون نے کہا ان یہودیون
کی تین جماعتین ہو گئین ایک نے تو اس فعل سے منع کیا اور علیحدہ ہو گئے دوسرون نے یہ

فعل خود تو نہین کیا مگر کرنے والون کے ساتھہ رہے تیسرے نے یہ فعل کیا اللہ تعالے نے صرف پہلی جماعت کو نجات دی اور دوسری اور تیسری جماعت کو مسخ کردیا۔ صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جب لوگ برا کام کرین اور دوسرے لوگ اون کو نہ روکین اور اون سے جدا نہ ہون تو اللہ تعالے کا عذاب سب پر اترتا ہے۔ اس آیت کے معنون مین مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ کلمہ اون کے تذلیل کے لئے کہا گیا جیسا کہ مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنے عالم بے عمل کی مثل گدہے کی سی ہے ایسا ہی بنی اسرائیل کہ جنہون نے ہفتہ کے دن تعدی کی (یعنے مچھلیون کا شکار کیا اور اوس کا حیلہ نکالا) وہ مثل بندر کے ہین چنانچہ مجاہد کا بھی مذہب ہے کہ اون کے دل ایسے مسخ ہوگئے تھے جیسا کہ بندر کے دل لکن اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہ امر تحویلی اور تسخیری ہے یعنے حقیقت بشری سے نکلکر وہ بندر ہوگئے یعنے ہم نے کہا کہ بندر ہوجا وہ آدمی سے بندر ہوگئے بعض کہتے ہین کہ اس مین تقدیم اور تاخیر ہے اور اس عبارت کی تقدیر کُوْنُوْا خَاسِئِیْنَ قِرَدَةً یعنے ہماری رحمت سے دور ہوجاؤ بندر ہوکر قافیہ کی رعایت سے قلب کیا گیا۔

(۱۳) امر تکوینی | جس امر سے مقصود کسی چیز کا عدم سے وجود مین آنا ہو تو ایسا امر امر تکوینی ہے جیسے اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ (یس ۹ع) خداے تعالے کی ابداع قدرت کی حالت یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے وہ فرماتا ہی کہ ہو وہ ہوجاتی ہے یعنے ذات باری تعالے جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اوس مین کسی قسم کی دیری نہین ہوتی کہنے کے ساتھہ ہی وہ ہوجاتی ہے

(۱۴) امر تعجیزی | جس امر سے مقصود اظہار عجز مخاطب ہو ایسا امر امر تعجیزی ہے جیسے

فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ (سورۂ بقرہ ع۳) اگر تم میں قدرت ہے کہ قرآن کے فصاحت اور بلاغت کے مثل کوئی سورت لاسکتے ہو تو لاؤ تو دیکھیں لکن نہیں لاسکتے یعنے تم ایک سورت تو کیا ایک آیت بھی نہیں لاسکتے جب ایسا ہے تو تم عاجز ہو اور جب تم عاجز ہو تو سمجھ لو کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو طاقت بشری سے خارج ہے۔

(۱۵) امر اہانت یا توہینی | جس امر سے اہانت مقصود ہو تو ایسا امر توہینی ہے یعنے الفاظ تو اوس میں اکرام کے ہوں لکن مقصود اوس سے توہین ہو جیسے ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ (دخان ع۳) عذاب کا مزا چکھو آپ تو بڑے عزت دار سردار ہیں چکھو کیا بلکہ عذاب کا مزہ بھو اب آپ کی عزت ہی کیا ہے بلکہ بے عزتی پر بے عزتی ہے غرضکہ یہ آیت مدح بما یشبہ الذم کے منزلہ میں ہے یعنے ظاہر میں تو مدح ہے لکن فی الحقیقت مذمت ہے۔

(۱۶) امر تسویہ | جس امر سے مقصود کسی فعل کا کرنا یا نہ کرنا دونوں برابر ہوں تو ایسا امر امر تسویہ ہے جیسے اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (طور ع۱) جہنم کی آگ تاپو صبر کرو یا نہ کرو دونوں برابر ہیں تم کو تمہارے اعمال کی سزا ملنے والی ہے (یہ اللہ تعالے مجرمین سے کہے گا۔

(۱۷) امر دعائی | ادنی اگر اعلی سے یہ کہ شخص کو کسی امر کے کرنے کی درخواست کرے تو ایسا امر امر دعائی ہے جیسے رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ (اعراف ا ع) شعیب علیہ السلام کی قوم نے جب شعیب علیہ السلام کا کہا نہ مانا تو اونہوں نے کہا) اے رب ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کیساتھ فیصلہ کردے کیونکہ تو اچھا فیصلہ کرنے والا ہے یہاں پر بندہ اپنے مالک سے رجوع نہایت

عالی مرتبت ہے درخواست کرتا ہے کہ اے پروردگار تو ہمارے اور ہمارے قوم کے درمیان فیصلہ کر۔

(۱۸) امر تمنی | جس امر سے کسی بات کی آرزو معلوم ہو وہ امر تمنی ہے جیسے وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ (اعراف ع) دوزخی جنتیوں کو پکار کر کہینگے ہم پر تھوڑا پانی ڈال دو یعنے آگ کی تپش سے ہم بہت جھلس گئے ہین پانی کی ہم کو آرزو ہے تھوڑا سا پانی ڈالدو تاکہ خنکی نصیب ہو۔

(۱۹) امر استحقاری | جس امر سے مقصود تحقیر مامور بہ ہو ایسا امر امر استحقاری ہے۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کا جادوگرون سے کہنا اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ (یونس ع) یعنے ڈالو جو تم کو ڈالنا ہے یعنے ہمارے حق کے سامنے تمہارے جادو کی کیا حقیقت ہے اچھا ڈالکر دیکھو سب کچہ حال کہل جائیگا اور امر حق ظاہر ہو جائیگا یعنے آئندہ تمہاری ہی ذلت ہوگی اور ہمارا کچہ بہی نہ جائیگا۔

(۲۰) امر انعامی | جس امر سے کسی نعمت کی یاد دہانی اور انعام مخاطب مقصود ہو تو ایسا امر امر انعامی ہے جیسے کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (مومنین ع) یعنے جو اچھی چیزین ہم نے تمکو دین ہین یہ ہمارا انعام ہے تم اون اچھی چیزون کو کھاؤ اور ہمارا شکر ادا کرو۔

(۲۱) امر تفویضی | جس امر سے مقصود مامور بہ کو حوالہ کردینا ہو تو ایسا امر امر تفویضی ہے۔ جیسے فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ (طٰہٰ ع) جادوگرون نے فرعون سے کہا ہم تو موسیٰ پر ایمان لے آئے اب تیرا اختیار ہے ہمارے بارے مین جو کچہ تو چاہے فیصلہ کر یعنے ہم نے اپنا معاملہ تجھے تفویض کر دیا تجھکو اختیار ہے چاہے تو مار چاہے زندہ چھوڑ۔

(۲۲) امر تعجبی | جس امر سے مقصود اظہار تعجب ہو تو ایسا امر امر تعجبی ہے جیسے اُنظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا (فرقان ۱ ع) اے محمد دیکھو تعجب کی بات ہے کہ ان کفارون نے کس طرح تمہاری مثالین بیان کی ہین کوئی تو تم کو مجنون کہتا ہے اور کوئی جادوگر تم کو ٹہیراتا ہے کوئی کہتا ہے کہ اگر یہ نبی ہوتے تو کوئی فرشتہ آنکر خود اونکے ساتھہ ہوکر ہم کو ڈراتا یا اون پر کوئی خزانہ اترتا یا اون کے لئے کوئی باغ ہوتا یہ رسول تو ایسے ہین کہ مثل ہمارے کہاتے اور پیتے بازارون مین چلتے اور پھرتے ہین پھر بھلا یہ کیسے نبی ہو سکتے ہین غرضکہ یہ کفار بدبخت تمہارے نبی ہونے مین اسی قسم کے حیلے نکالتے ہین اون کو مقصود ماننا نہین ہے اور نہ راہ پر آنا ہے یہ اپنی ہٹ دہرمیون مین اڑے پڑے ہین کبہی راہ پر آنے والے نہین۔

۲۳ امر تکذیبی | جس امر سے مقصود تکذیب مخاطب ہو تو ایسا امر امر تکذیبی ہے۔ جیسے فَاْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (آل عمران ۱۰ ع) جب یہودیون نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کیا کہ تم اے محمد اپنے کو تابع ملت ابراہیمی کہتے ہو اور پھر اونٹ کا گوشت کہاتے ہو اور اوس کا دودہ پیتے ہو اور بکری کی رگین کہاتے ہو حالانکہ یہ سب چیزین ابراہیمؑ پر حرام تھین اوس وقت یہ آیت اتری اللہ تعالے نے فرمایا ابراہیم تو کیا اون کے پوتے حضرت یعقوب کے زمانے تک سب چیزین حلال تھین مگر بعض چیزون کو خود حضرت یعقوب نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا اور اوس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بیمار ہوئے تو اونہون نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالے مجھے تندرست کر دیگا تو مین وہ کہانا چھوڑدونگا جو مجھے بہت پسند ہے اونکو اونٹ کا گوشت اور دودہ بہت پسند تھا اوس کو چھوڑدیا اسی

طرح اون کو عرق انسا کا درد ہوا تو اونہون نے کبری کی رگین اپنے اوپر حرام کین کیونکہ رگون کا کہانا اوس بیماری کو ضرر کرتا ہے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کو یہ فرمایا کہ تم توریت اوٹہا لاؤ اور اوس مین بتلاؤ کہ کہان لکھا ہے کہ اگلے انبیا پر یہ سب چیزین حرام تہین دو لاجواب ہوگئے -

۲۴) امر استشاری | جس امر کے صیغے سے متکلم کو مخاطب سے کسی امر مین مشورہ طلب کرنا مقصود ہو تو ایسا امر استشاری ہے جیسے فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى (والصّٰفّٰت ع ۳) جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو خواب مین تین روز تک متواتر ذبح کرتے ہوئے دیکہا تو اپنے بیٹے اسمعیل ع سے کہا فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى بیٹے اے اسمعیل اب اس بارے مین تم سے مشورت طلب کی جاتی ہے کہ تم کیا مناسب سمجہتے ہو سبحان اللہ اللہ تعالے کے سچے عاشق صاحبزادے نے فرمایا یا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ - اے ابا جان تم کو جو کچہ حکم ربی خواب مین ہوا ہے اوس کو تم کر گذرو اگر اللہ نے چاہا تو تم مجہی صابر پاؤگے

داری سر ما وگرنہ دو راز بر ما ... ما دوست کشیم تو نداری سر ما

۲۵) امر اعتباری | جس امر سے مقصود مخاطب کو کسی امر مین عبرت دلانا ہو تو ایسا امر امر اعتباری ہے جیسے اُنْظُرُوْا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ (انعام ع ۱۲) تمکو عبرت کی نگاہون سے دیکہنا چاہئے اور ہمارے آثار قدرت پر نظر ڈالنا چاہئے کہ کسطرح آسمان سے پانی برستا ہے اور پہر اوس سے دانے اوگتے ہین اور کہجور کے گابے نکلتے ہین اور اوس سے پہل ہوتا ہے پہر پکتا ہے کیا ان واقعات کے دیکہنے پر بہی تم خدا کی قدرتون سے غافل ہو اور اوس کا یقین نہین کرتے

(۲۶) امر مطلق | جس امر مین کسی وقت معین کی یا کسی صفت کی قید نہ ہو وہ امر مطلق ہے یعنے جس امر مین مامور بہ کی ادائی کے لئے کوئی وقت معین نہ ہو تو ایسا امر امر مطلق کہلاتا ہی جیسے وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ زکوۃ کے متعلق جو امر ہے وہ امر مطلق ہے اگرچہ زکوۃ سال مین ایک دفعہ واجب ہوتی ہی جلد دینا مستحب ہے لکن قید وقت نہین جب چاہے دے سکتا ہے لکن دینا ضروری ہے

(۲۷) امر مقید | جس امر مین کسی وقت معین یا مکان معین کی قید ہو ایسا امر امر مقید ہے جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یعنے نماز کو اوس کے وقت معین پر ادا کرو اور جیسے روزی اور حج کی فرضیت کہ یہ مقید بزمان او رمکان ہے اب رہا یہ کہ ان قیود کا ثبوت اس آیت سے نہین ملتا تو اوس کا جواب یہ ہی کہ ان قیود کو ہم دوسری آیتون اور احادیث سے نکالتے ہین۔

(۲۸) امر مشروطی | جس امر مین کسی بات کی شرط ہو وہ امر مشروطی ہے جیسے وَاِنْ کُنْتُمْ مَرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (مایدہ ع ۲) اگر تم بیمار ہو یا سفر مین ہو یا تم مین سے کوئی قضاء حاجت سے فارغ ہو کر آئے یا تم نے عورتون سے صحبت کی ہو اور پانی نہ ملے تو تیمم کرو یعنے تیمم کا حکم پانی کے نہ ملنے یا بیمار ہونے کی صورت مین ہے۔

(۲۹) امر غیر مشروطی | جس امر مین کسی بات کی شرط نہ ہو وہ امر غیر مشروطی ہے جیسے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ (بقرہ ع ۳۷) اے ایمان والو اپنی کمائی کی اچھی چیزین اللہ کی راہ مین خرچ کرو یعنے مال حلال اللہ کی راہ مین خرچ کرو اور جیسے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (سورہ مایدہ

ا ع) اسے ایمان والو اپنے معاہدے خواہ وہ کسی قسم کے ہون پورے کرو۔

امر کے معنون مین علما کا اختلاف

اوپر جن معنون کی ہمنے تفصیل بیان کی ہے اس مین علما کا اختلاف ہے کہ کونسا معنی امر کا حقیقی ہے اور کونسا معنی مجازی جمہور کا مذہب یہ ہے کہ امر کا حقیقی معنی وجوب ہے عام اس سے کہ وہ وجوب لغت کی راہ سے ہو یا عقل کی روسے یا شرع کی روسے غرضکہ امر کا حقیقی معنی وجوب ہے اور باقی معانی مجازی اب اس مین اختلاف ہے کہ وجوب جو اوس سے سمجھا جاتا ہے آیا یہ حقیقت لغویہ ہے یا حقیقت شرعی یا حقیقت عقلی۔ ابو اسحق شیرازی کہتے ہین کہ امر کا وجوبی معنے حقیقت لغوی ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ سب اہل لغت کا اتفاق ہے کہ صیغہ امر کا جب زبان سے نکلتا ہے تو اوس کا مفہوم یہی ہوتا ہے کہ اوس کا کرنا لازم ہے اور نہ کیا تو مستحق عذاب ہے اور یہی وجوب ہے

دوسرا مذہب ہے کہ وجوب حقیقت لغوی نہین بلکہ حقیقت شرعی ہے یعنے شرع کے روسے اوس کا حقیقی وجوب ہے اور لغت کی راہ سے مجاز کیونکہ امر کا صیغہ لغت کی روسے محض طلب فعل کے لئے آتا ہے اب رہا یہ امر کہ اوس کا کرنا لازم ہو یا اوس کا تارک مستحق عذاب ہو تو یہ شرع سے معلوم ہوتا ہے اس کا جواب جمہور نے یہ دیا ہے کہ ایسا نہین جیسا کہ شرع کی روسے یہ وجوب کے لئے ہے ویسا ہی لغت کے اعتبار سے بہی وجوب کے لئے ہے کیونکہ اہل لغت جب کسی چیز پر حکم لگا ئینگے تو شرع ہی کی روسے لگا ئینگے تیسرا قول یہ ہے کہ شرع کی روسے وجوب نہین ہے بلکہ لغت ہی کی روسے اوس مین وجوب ہے کیونکہ جب قائل نے کہا کہ اس کام کو کرو

تو اوس کا مطلب یہ ہوگا کہ اوس کام کا نہ کرنا تمکو ممنوع ہے پس وجوب لغت کی اعتبار سے ہوا خلاصہ یہ نکلا کہ امر کا معنی حقیقی وجوبی ہے اور باقی معنے مجازی لکن اس امر کا امتیاز کرنا کہ مجازی معنے کس طرح سے لئے جائینگے تو مجازی معنے نکالنے کے لئے قرائن کو تلاش کرنا ضروری ہے یا سیاق وسباق عبارت کو دیکھنا چاہیئے غرضکہ مجازی معنے کے لئے قرنیہ حالیہ یا قرنیہ مقالیہ کی ضرورت ہے ۔

بعض کا یہ مذہب ہے کہ مندوب امر کا حقیقی معنی ہے اور وجوب مجازی ۔ ابو منصور ماتریدی کہتے ہیں کہ لفظ امر وجوب اور ندب مین مشترک ہے اور اس مین قدر مشترک صرف طلب فعل ہے اور صیغہ امر محض طلب فعل کے لئے وضع کیا گیا ہے ۔ اور ہر ایک اپنے حقیقی معنی مین مستعمل ہے غایۃ مافی الباب اگر دونون مین فرق ہے ۔ تو اسی قدر کہ وجوب مین طلب جازم ہے اور ندب مین طلب غیر جازم ابو بکر باقلانی اور غزالی اور آمدی نے اس مین توقف کیا ہے وہ کہتے ہین کہ کچھ معلوم ہی نہین ہوتا کہ وجوب اس کا حقیقی معنی ہے یا ندب حقیقی معنے ۔

بعض کا مذہب یہ ہے کہ امر کا صیغہ وجوب اور ندب اور اباحت مین مشترک ہے اور ان تینون مین قدر مشترک اذن فعل ہے

عبد الجبار معتزلی کا مذہب یہ ہے کہ امر کا صیغہ محض انتثال امر کے لئے لایا جاتا ہے یعنے متکلم کا ارادہ صیغہ امر کے لانے سے یہ ہوتا ہے کہ مخاطب اوس کام پر آمادہ ہو جائے پھر اگر وہ اوس کام کو بجالایا تو سچا ہوا نہین تو جھوٹا ۔

ابو بکر ابہری کہتے ہین کہ ذات باری تعالے کا جو امر ہے وہ امر وجوبی ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا مین کوئی امر ارشاد فرمایا ہو تو وہ امر امر ندبی ہے

لکن اگر حضورؐ کا ارشاد کسی امر الٰہی کے موافق ہو یا کسی امر الٰہی کی تفسیر یا توضیح کے لئے آیا ہو تو ایسا امر وجوب کے لئے ہے۔

سب میں مختار اور پسندیدہ مذہب یہ ہے جس کے طرف ابو حامد اسفرائنی اور امام الحرمین گئے ہیں کہ امر کا لغوی اور حقیقی معنی طلب جازم ہے پھر اگر آمر (یعنے طالب فعل) شارع ہے اوس کا حکم وجوبی ہے اور اگر شارع نہیں ہے تو اوس کا امر وجوبی نہیں بلکہ مندوبی ہے۔

امر سے اباحت کے معنے کب لئے جائنگے اگر امر کا صیغہ بعد ممانعت کے آئے یا بمعنی طلب کسی امر کے متعلق اذن چاہنے کے بعد وارد ہو تو اوس سے اباحت سمجھی جائیگی جیسے اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا (مایدہ ع) جب تم احرام سے باہر ہو تو شکار کرو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب آدمی غیر محرم ہو تو اوس کو شکار کرنا جائز ہے اور یہ حکم بعد ممانعت کے آیا کیونکہ پہلی آیت لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ سے معلوم ہوا تھا کہ حالت احرام میں شکار جائز نہیں اور شکار سے ممانعت کی گئی ہے۔ اب اس آیت سے شکار کا جواز نکلا بشرطیکہ وہ محرم نہ ہو اور ایسا ہی فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ۔ (بقرہ ۲۳ ع) یہ حکم بھی بعد ممانعت نفاسیہ حائضیہ کے آیا یعنے حیض کے پاک ہونے کے بعد عورت سے صحبت کرسکتا ہے استیذان کی مثال وہی ہے جو اوپر گذری یا جیسے فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ یعنے جب وہ تم سے کسی ضروری کام کیلئے اذن چاہیں تو تم ان کو اذن دو یعنے اذن دینا اون کو جائز ہے۔

احکام امر

اس مین علما کا اختلاف ہے کہ امر سے تکرار ماموربہ لازم ہے یا نہین یعنے جس بات کا حکم دیا گیا ہے اوس کو بار بار کرنا ضرور ہے یا ایک ہی دفعہ کرنے سے سبکدوشی ہوجاتی ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مطلق امر تکرار فعل کو لازم نہین کرتا کم از کم ایک دفعہ ماموربہ کا بجالانا کافی ہے لکن استاد ابو اسحٰق اسفرائینی اور ابو حاتم قزوینی کہتے ہین کہ مطلق امر تکرار کو چاہتا ہے جب تک قرینہ ایک دفعہ کرنے کا نہو۔

امر مقید بالشرط یا صفت کا حکم | جو امر کسی صفت یا شرط کے ساتھہ مقید ہو توجب کبھی وہ شرط یا صفت پائے جائینگے ماموربہ کی تکرار لازم ہوگی۔

مثال امر مقید بالشرط | جو امر کسی شرط کے ساتھہ مرتبط ہو اوس کی مثال اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا سے یعنے جب تم جنبی ہو تو تم پر طہارت لازم ہے۔

مثال امر مقید بالصفتہ | جو امر کسی صفت کے ساتھہ مرتبط ہو اوس کی مثال اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ یعنے جب کبھی مرد اور عورت زنا کرے تو اونکو سو کوڑے مارو۔

امر معلق بالشرط مع عدم قرینہ تکرار فعل | جو امر کہ معلق ایسے شرط کے ساتھہ ہو کہ جس مین قرینہ تکرار فعل کا نہو تو اس صورت مین گو شرط پائی جائے تب بھی ماموربہ کا بجالانا بار بار ضرور نہین بلکہ ایک دفعہ اوس ماموربہ کا بجالانا کافی ہے جیسے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران ع) اس آیت مین اگرچہ صیغہ امر کا نہین ہے لکن علی لزوم پر دلالت کرتا ہے جس سے امر سمجہا جاتا ہے اس آیت سے اگرچہ بادی النظر

یعنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب استطاعت ہو حج فرض ہو حالانکہ حج عمر میں ایک دفعہ فرض ہے اس امر میں چونکہ احادیث صحیحہ آگئے ہیں اور حضور اکرم صلعم نے ارشاد فرمادیا ہے کہ بشرط استطاعت وامن حج عمر میں ایک دفعہ فرض ہے یہی قرینہ ہے کہ تکرار مامور بہ (حج) لازم نہیں اگر بار بار کرے تو کچھ حرج نہیں لیکن فرض ایک ہی مرتبہ ہے۔

امر مطلق اگر مطلق امر ہے اور کوئی قرینہ تکرار مامور بہ کا نہیں ہے تو اس صورت میں مامور بہ کو ایک دفعہ بجالانا کافی ہے۔

امر مقید بالاسباب جو اوامر ایسے ہوں کہ وہ مقید بالاسباب ہوں یعنے اون اوامر کا بجالانا اسباب کے ساتھ مربوط ہو تو جب اسباب پائے جائینگے اون اوامر کی ادائی بھی واجب ہوگی جیسے نماز روزہ زکوۃ کہ ان امور کا حکم قرآن سے ثابت ہے لیکن ان احکامات کی فرضیت مرتبط بالاسباب ہے یعنے نماز جب ہی واجب ہوگی جب وقت نماز آوے رمضان کے روزے جب ہی فرض ہونگے کہ رمضان کا مہینا آوے زکوۃ جب ہی واجب ہوگی کہ جب مال پر ایک سال گزرا ہو اور وہ مال بقدر نصاب ہو خلاصہ یہ کہ جو اوامر مرتبط بالاسباب ہیں (عام اس سے کہ اوس کا سبب زمان ہو یا مکان یا مقدار) اسباب کی تکرار سے اوامر کی ادائی بھی لازم ہوگی۔

اوامر قرآن

کبھی تو صیغہ امر سے وجوب کسی فعل یا ترک فعل کا ثابت ہوتا ہے اور کبھی قرائین لفظ امر سے وجوب اور حکم کسی فعل یا ترک فعل کا ثابت ہوتا ہے اب ہم یہاں سے اون آیات کا بھی ذکر جملاً کئے دیتے ہیں کہ جن میں لفظ امر لایا گیا ہے تاکہ احکام قرآنی

لفظ امر سے معلوم ہوجاوین -

۱ - قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ (اے پیغمبر) تم کہدو کہ میرے مالک نے تو انصاف کا حکم دیا ہے یعنے تمام امورین مین انصاف کو مدنظر رکہون (اعراف ۳ع)

۲ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ (خدانے تو یہ حکم دیا ہے کہ سوا اوس کے کسی کو نہ پوجو یعنے اوسی کی پرستش کرو (یوسف ۵ع)

۳ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (ترجمہ اے محمد) یہ کہدو کہ مجھکو تو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے خدا کا حکم مانون (کیونکہ مین اوس کا پیغمبر ہون اور پیغمبرون کو اول ایمان لانا چاہئے) اور مجھسے یہ کہا گیا ہے کہ شرک کرنے والون مین شامل نہ ہون مطلب یہ ہے کہ اول تو شرک عقل کے خلاف ہے کیونکہ خداوند کریم اپنے اصلی مالک کو جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور ہر طرح کی اوس کو قوت حاصل ہے اوس کو چہوڑکر دوسرے شخص کو جس نے کچہ نہین بنایا اور نہ اوس کو زور اور قوت ہے معبود بنانا نری کم عقلی اور بے وقوفی ہے خصوصاً ایسی حالت مین کہ ہمارا پالنے والا اور کہلانے والا وہی ایک خدا ہے اور دوسرے لوگ نہ ہمکو کہلا سکتے مین نہ اپنے تئین پال سکتے ہین اور جو کچہ احسان ہم پر ہے وہ بہی اوسی ایک خدا کا ہے تو اوس کو چہوڑکر ایسے کی عبادت کون کرے گا کہ جس مین نہ زور نہ قوت اور نہ اوس کا ہم پر کوئی احسان اور پہر دوسری بات یہ ہے کہ مین تو خاص اوس خدا کا بہیجا ہوا اور اوس کا پیغمبر ہون میرا تو یہ کام ہی ہے کہ سب سے پہلے اوس پر ایمان لاؤن اور اوس کی تابعداری کرون مجہہ سے یہ امید رکہنی کہ مین شرک کرون گا بالکل نادانی ہے -

۵ - اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ ہٰذِہِ الْبَلْدَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَہَا وَلَہٗ کُلُّ شَیْءٍ

وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (نمل ۷ ع) اے پیغمبر ان لوگون سے کہدو
کہ مجہے تو یہ حکم ہوا ہے کہ اس شہر (مکے) کے مالک کو پوجون جس نے اوس کو عزت دی
ہے (یعنے وہان جو کوئی چلا جائے اوس کو امن ہے وہان کے جانور کو کوئی ستا نہین
سکتا نہ وہان کے درخت اکہیڑ سکتا ہے) اور سب چیزین دنیا مین اسی نے بنائین اوسی
کی ملک ہین) اور مجہے تو یہی حکم ہوا ہے کہ مین اوس کا تابعدار اور مسلمان فرمانبردار رہون

۵۔ فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اے پیغمبر تمکو جیسا
حکم ہوا ہے تم اوسی پر مضبوط رہو اور تمہارے ساتھ جن لوگون نے (شرک اور کفر سے)
توبہ کی ہے وہ بہی اسی (اپنے شریعت) پر چلتے رہین اور حد سے مت بڑہو (ہود ۱۰ ع)

ف یعنے اللہ کے حکم اور شریعت پر قایم رہنا ہزار دن لاکہون کرامتون کے برابر ہے
کہ انسان شریعت پر قایم رہے اسی کو استقامت کہتے ہین ایک شخص نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجہے آپ کوئی ایسی بات بتلا دیجئے کہ پھر مجہے پوچہنے کی
حاجت نہ رہے آپ نے فرمایا تو اللہ پر ایمان لا اور اوسی پر قایم رہ یہ آیت سورہ
ہود کی ہے حضور اکرم صلعم نے فرمایا کہ سورہ ہود نے مجہے بوڑہا کر دیا اس کی وجہ بعضون
نے یہ کہی ہے کہ اس سورت مین استقامت کا حکم ہے جو بہت مشکل ہے ایک بزرگ
سے کسی نے کہا کہ فلان درویش آسمان پر اڑتا ہے اونہون نے کہا کہ چیل کوے بہی اڑتی
ہین کونسی شرف کی بات ہے کہا فلان درویش پانی پر چلتا ہے کہا مینڈک اور کہیکڑے
بہی چلتے ہین کیا بڑی بات ہے پھر کہا گیا کہ فلان درویش شریعت پر قایم ہے کہا بیشک
اللہ تعالے کا ولی ہے اور سچا فقیر ہے حضرت جنید رح نے ایک شخص سے جو طالب کرامت
تہا فرمایا تو نے چالیس برس سے کبہی مجہے دیکہا ہے کہ مین کوئی کام سنت نبوی کے

خلاف کیا ہون اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا بس ہماری یا بس یہی کرامت ہے (ولا تتفرقوا) کا مطلب یہ ہے کہ کسی بات مین خواہ وہ دین کی ہو یا دنیا کی جو حدین اللہ تعالی نے مقرر کر دی ہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہین اوس سے اندر رہے اوس سے آگے نہ بڑہے

۶ - اُمِرتُ لِاَعدِلَ بَینَکُم مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ تمہارے آپس کے جھگڑون مین انصاف کرون یعنے انصاف سے تمہارے مقدمے فیصل کرون (شوری ع ۲)

۷ - وَجَعَلنٰهُم اَئِمَّةً یَّهدُونَ بِاَمرِنَا وَاَوحَینَا اِلَیهِم فِعلَ الخَیرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیتَآءَ الزَّکٰوةِ وَکَانُوا لَنَا عٰبِدِینَ اور ہم نے اون (چارون نبیون کو جن کا ذکر اوپر آچکا ہے) کو پیشوا بنایا وہ ہمارے حکم سے لوگون کو ہدایت کرتے تہے اور ہم نے اونکو نیک کام کرنے اور نماز درستی سے ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بہیجی اور وہ خاص ہمارے پوجنے والے تہے (انبیاء ع ۵)

۸ - وَمَا اُمِرُوا اِلَّا لِیَعبُدُوا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۱ع حالانکہ اون کو (یعنے اہل کتاب کو) بہی حکم ملا تہا کہ ایک ہی سچے خدا کی پرستش کرین (توبہ ۴ ع ۵)

۹ - فَلیَحذَرِ الَّذِینَ یُخَالِفُونَ عَن اَمرِهٖۤ اَن تُصِیبَهُم فِتنَةٌ اَو یُصِیبَهُم عَذَابٌ اَلِیمٌ جو لوگ پیغمبر کا حکم نہین مانتے اون کو ڈرنا چاہیئے کہ کوئی مصیبت اون کو (دنیا مین) نہ آن پڑے یا کوئی تکلیف کا عذاب اون کو آخرت مین نہ پہونچے ف جو لوگ پیغمبر کا خلاف کرین اون کو اللہ تعالے نے ڈرایا کہ دنیا مین مصیبت مین مبتلا ہونگے اور آخرت مین عذاب الیم مین گرفتار ہونگے جب سے مسلمانون نے قرآن و حدیث پر عمل کرنا چہوڑ دیا دنیا مین اون کو ذلت و خواری نصیب ہے معلوم

آخرت مین کیا ہو۔ اللہ تعالے ان مسلمانون کو توفیق عمل کتاب وسنت نصیب کرے (نور ع)

۱۰۔ یُنَزِّلُ الْمَلٰئِکَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ

اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنَ ۔ وہی پروردگار اپنے حکم سے فرشتونکو

وحی دیکر اپنے بندون مین سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے (وحی یہ ہے) کہ لوگون

کو جتلا دو کہ میرے سوا کوئی سچا خدا نہین تم مجھ سے ڈرتے رہو ف بعضون نے کہا

روح سے حیوۃ مراد ہے یعنے ہمیشہ کی زندگی بعضون نے کہا روح القدس ابن عباسؓ

نے کہا روح اللہ تعالے کی ایک مخلوق ہے اوس کی صورت آدمی کی سی ہے جب

کوئی فرشتہ آسمان سے اترتا ہے تو اوس کی ساتھ ایک روح بھی اترتی ہے۔

۱۱۔ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ٥ وہ فرشتے ایسے

ہین کہ اللہ تعالے جو اون کو حکم دے اوس مین نافرمانی نہین کرتے اور جو حکم ہوتا ہے

وہ فوراً بجا لاتے ہین (تحریم ۲ ع)

۱۲۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ

یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ کسی مسلمان مرد یا کسی مسلمان عورت کے لئے

یہ نہین ہوسکتا کہ جب اللہ تعالے اور اوس کا رسول کسی بات کا حکم دین تو پھر اونکو اوس

بات مین کسی امر کا اختیار نہین ف چاہین اوس حکم پر چلین چاہین نہ چلین یہ نہین ہوسکتا جب

اللہ یا اوس کے رسول کا حکم ملجاے تو اب کسی کو کوئی اختیار نہین رہا کہ اوس مین چون

وچرا کرے اور اپنی راے کو دخل دے فوراً اللہ تعالے اور اوس کے رسول کے

ارشاد پر چلنا چاہئے (احزاب ۵ ع)

۱۳۔ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ اور اون کا کام یعنے مسلمانون کا کام آپس کی صلاح

اور مشورے سے چلتا ہے ف سبحان اللہ اگر مسلمان اب بھی قرآن شریف پر چلیں اور اپنے سب کاموں کو صلاح اور مشورے پر چلانے لگیں تو اپنے دشمنوں پر غالب ہو جائیں - ابن عربی نے کہا جو قوم مشورے پر چلے گی اوس کو ٹھیک راستہ ملے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل اصحاب کل کام دین اور دنیا کے مشورے سے چلاتے تھے یہانتک خلافت بھی مشورے سے قایم کرتی تھے اور سب سے پہلے خلافت یعنے ابوبکرؓ کی خلافت مشورے ہی سے قایم ہوئی اور ابوبکرؓ نے خلیفہ ہونے کے بعد بھی ہر ایک کام مشورے سے لیا اسی طرح حضرت عمرؓ نے بھی - خدائے تعالے اس وقت مسلمانوں کو بھی اس بات کی توفیق دے کہ اپنے جھگڑے اور قصنایا تعصبات مذہبی کے فسادات کا تصفیہ مشورہ کرکے کیا کریں اور آپس کی نااتفاقی کو چھوڑیں اور سب ایک دل ہوکر اپنے اصلاح دین اور دنیا کی فکر کریں (شوریٰ ۴ ع)

۱۴ - وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طہ ۸ ع) (اے پیغمبر) اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور تو بھی نماز کا پابند رہ ف روٹی کی فکر مت کر روٹی دینا اللہ کا کام ہے نماز پڑھنا ہمارا کام جب یہ آیت اتری تو آپ آٹھ مہینے تک برابر حضرت علیؓ کے دروازے پر تشریف لاتے اور پکار کر فرماتے الصَّلٰوةُ رَحِمَكُمُ اللهُ حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو جب تکلیف ہوتی تو آپ پکار کر فرماتے نماز پڑھو نماز پڑھو اور اور بھی سب پیغمبروں کا قاعدہ رہا ہے -

۱۵ - إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (نحل ۱۳ ع)
اللہ تعالے تم کو حکم کرتا ہے عدل کا اور احسان کا اور ناتے والون کو دینے کا اور
منع کرتا ہے بیحیائی (فسق و فجور زنا و اطلت وغیرہ) اور برے کام (جو شرع کے
خلاف ہون) اور ظلم سے یا بغاوت اور حسد سے یہ اس لئے تمکو نصیحت کیجاتی
ہے کہ تم اس کو یاد رکھو **ف** ابن مسعودؓ نے کہا کہ یہ آیت تمام بھلی اور بری باتون
کے احکام کو شامل ہے عثمان بن مظعون اس آیت کو سن کر مسلمان ہوگئے عکرمہ
کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو ولید بن مغیرہ کو سنایا وہ کہنے لگا
پھر پڑھیے آپ نے پھر پڑھا ولید نے کہا کہ اس کلام مین وہ حلاوت ہے کہ سبحان اللہ
اور یہ بشر کا کلام نہین ہے غرضکہ یہ کلام نہایت بلیغ اور مختصر ہے چنانچہ اس کے
ایجاز مین جو بلاغت ہے اوس کو ہم نے علم الایجاز مین القران مین مفصلاً کہا ہے -

۱۶- وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا
اور اسمعیل (علیہ السلام) اپنے گھر والون کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم
کرتا تھا اور وہ اپنے مالک کا پیارا بندہ تھا **ف** نقل ہے کہ حضرت شاہ فضل
رحمن صاحب قدس سرہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی آپ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے
سبحان اللہ اس سے بڑھکر کونسا شرف ہوگا کہ آقا اور مالک حقیقی اپنے غلام کو پیارا
کہدے عزت و آبرو کی حد ہو گئی کہ بندہ اپنے مالک کا پسندیدہ بندہ ہو جائے
(بنی اسرائیل ع)

۱۷- إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ
النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ

سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا - (مسلمانو) اللہ تعالے تمکو حکم کرتا ہے کہ امانتین امانت والونکو پہونچادو اور جب لوگون کا مقدمہ فیصل کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو اللہ تعالے تم کو اچھی نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ تعالے سنتا دیکہتا ہے (نسار ۸ ع)

ف یعنے جسکی امانت ہے اوسی کو دو یہ نہین کہ خود دبا لو یا زید کی امانت عمر کے حوالہ کرو اس آیت سے شرع کے بہت سے مسئلے نکلتے ہین اور یہ تمام مسلمانون کے طرف خطاب ہے یا حاکمون کے طرف اس مین اللہ کے حقوق اور لوگونکے حقوق سب داخل ہین خواہ امانت رکہنے والا نیک ہو یا بد جس کی امانت اوسی کو دیجائیگی حدیث مین ہے کہ جب آنحضرت صلعم نے مکہ فتح کیا اور کعبہ کی کونجی عثمان بن طلحہ سے لے لی جو کلید بردار تہے تو حضرت علی یا حضرت عباس نے درخواست کی کہ آیندہ سے خانہ کعبہ کی کونجی انکی سپرد کیجائے اوس وقت یہ آیت اتری آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلایا اور بدستور کونجی اونہین کو دی اونہون نے مرتے وقت اپنے بہائی شیبہ کو دی آج تک یہ کونجی اون کی خاندان مین چلی آتی ہے چنانچہ کلید بردار کو مکہ مین شیبی کہتے ہین اور اس کا مرتبہ شریف کے بعد سب لوگون سے زیادہ ہے

۱۸ - وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (آل عمران ۱۱ ع) اور تم مین کچہ لوگ ایسے بہی ہونے چاہئین جو بہلائی کے طرف لوگون کو بلائین اور اچھی بات کا حکم کرین اور برے کام سے منع کرین اور یہی لوگ آخرت مین کامیاب ہونگے **ف** شاہ عبد القادر رح نے فرمایا کہ مسلمانون پر فرض ہے کہ ایک جماعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی رہے تاکہ شریعت کے خلاف کوئی نہ کر سکے امام قرطبی فرماتے ہین کہ امر بالمعروف

اور نہی عن المنکر فرض کفایہ ہے اگر بعضے مسلمان کرتے رہینگے تو سب کے ذمے سے فرض ادا ہوجائے گا ورنہ سب کے سب گناہ گار ہونگے۔ بھلائی سے مراد قرآن وحدیث کی پیروی ہے۔ ابوالعالیہ کہتے ہین کہ معروف سے اسلام مراد ہے اور منکر سے شرک اور بت پرستی مقاتل کہتے ہین کہ معروف سے اسلام اور اللہ کی طاعت اور منکر سے گناہ ہمارے زمانہ مین عجیب بلا پہیلی ہے کہ اکثر علما نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بالکل چشم پوشی کرلی ہے علانیہ طرح طرح کی بدعتین اور شرک کی باتین کی جاتی ہین اور کوئی بندہ خدا ایک کلمہ بھی اپنی زبان سے نہین نکالتا حدیث شریف مین ہے کہ جو کوئی بُری بات (یعنے خلاف شرع) دیکھے تو ہاتھ سے اوس کو مینٹ دیوے اگر نہ ہوسکے تو زبان سے کہدے کہ یہ کام برا ہے اور اگر نہو سکے تو دل ہی سے سہی (یعنے دل مین اوس فعل کو بُرا جانے اور وہان سے الگ ہوجائے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا۔ اگرچہ آیات مذکورہ کے علاوہ اور بہت ساری آیتین صیغۂ امر سے آئی ہین اور اون سے جدا جدا احکام ہوتے ہین لکن یہ سلسلہ احکام قرآن کے متعلق نہین ہے بلکہ فصاحت وبلاغت قرآن کے متعلق ہے جس کا فریضہ یہ ہے کہ صرف یہ بتلا دے کہ صیغۂ امر کتنے معنون مین آیا ہے یہان چند آیتین تبرکاً تیمناً لکھدی گئین انشا اللہ تعالے سلسلۂ احکام قرآن کے متعلق جو علم الامر من القرآن چھپے گا اوس مین پورے احکام قرآنی جو صیغۂ امر سے ہین بتائے جائنگے فقط

تمت

ابوالبرکات محمد عبید اللہ عفی عنہ { خادم علوم کتاب سنت۔ ساکن متصل مسجد خیریت آباد بنگلہ نواب وقار نواز جنگ حیدر آباد دکن۔

۲۹۷۶۱۸ ۱۴-۴م

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۲۹۷۱۸

ع - ۱۴ ام

محمد عبداللہ

علم الاعراض القرآن

۵۰۶/۱۴۴۱ کس ۱۹۹

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

[illegible]